Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۹ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ | ۱۳ شہادت ۱۳۵۲ ہش | ۱۳ اپریل ۱۹۷۳ء | نمبر ۸۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کیلئے سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد کی ادائیگی کا ہے

کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کردو!

"سب سے مشکل اور نازک مرحلہ (انسان کے لئے) حقوق العباد ہی کا ہے کیونکہ ہر وقت اس سے معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہ ابتلاء سامنے رہتا ہے۔ اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اُٹھانا چاہیئے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہانتک ہوسکے اس کی تخریب اور بربادی کے لئے سعی کی جاوے پھر وہ اس فکر میں پڑ کر جائز اور ناجائز امور کی بھی پروا نہیں کرتے۔ اس کو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اس پر لگاتے، افتراء کرتے اور اس کی غیبت کرتے اور دوسروں کو اُس کے خلاف اُکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کس قدر برائیوں اور بدیوں کا وارث بنا اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچے دیں گی تو کہاں تک نوبت پہنچے گی۔

میں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کردو۔ اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کرسکتا ہے لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اُسکے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں۔ اُسکی خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے تو پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہوگا؟ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہوسکتا۔ اسلئے تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا سا طریق ہو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ ذاتی اعداء کوئی نہ ہوں۔

خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ہی ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۱۲ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ ۱۲ اپریل۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ جسم میں درد کی تکلیف ہے ویسے عام طبیعت بفضلہ بہتر ہے۔ احباب سے حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا فتح الدین صاحب نائب ناظر بیت المال آمد میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ بہت تکلیف ہے، آکسیجن دی جارہی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(مرزا حمید احمد کارکن بیت المال آمد)

محترم سید داؤد احمد صاحب کے لئے

دُعائے خاص کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے محترم میر داؤد احمد صاحب ایک عرصہ سے خون کے دباؤ میں زیادتی اور اس کے نتیجہ میں بعض دیگر عوارض سے بیمار ہیں اور راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ بیماری کا دل پر بھی اثر ہے اور حالت قابل فکر ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خاص توجہ اور درد دل الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم میر صاحب کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

احمدی جماعتیں ۱۶ اپریل کو جلسے منعقد کریں!

جیسا کہ احباب کو علم ہے حکومت کی طرف سے میلاد النبی کی تقریب ۱۶ اپریل کو منائی جارہی ہے۔ تمام احمدی جماعتوں کو اس تاریخ کو اپنے اپنے ہاں اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد کرکے نظارت ہذا میں رپورٹیں بھجوانی چاہئیں۔

ان جلسوں کے سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد پیش نظر رہنا چاہیئے:۔

"اس جلسہ کو بدعات سے محفوظ رکھنا چاہیئے تا بجائے ثواب کے گناہ پیدا نہ ہو۔ صرف سوانح نبویہ کا ذکر ہو اور درود شریف اور تسبیح ہو۔ اگر کسی قسم کا شرک یا کسی قسم کی بدعات درمیان میں ہو تو وہ ہرگز جائز نہیں۔ لیکن جو میں نے ذکر کیا ہے وہ نہ صرف جائز بلکہ میری سمجھ میں ضروریات سے ہے۔"

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء) (ناظر اصلاح و ارشاد)

بشاشتِ قلب کے ساتھ چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ماہ بماہ ادا فرمائیے! (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ شہادت ۱۳۵۲ھش

سب سے پہلا اور سب سے مقدم عملِ صالح

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر قسم کی دینی و دنیوی فلاح اور جہانِ اخروی کے نعماء کے حصول کو ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ اِس امر کا قرآن مجید میں جس کثرت کے ساتھ ذکر آتا ہے اُس سے ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ کی اہمیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اعمالِ صالحہ میں سے سب سے پہلا اور سب سے مقدم عمل جس کے بغیر دوسرے اعمالِ صالحہ بجالانے اور روحانی علو و ارتفاع سے بہرہ ور ہونے کی سعادت میسر نہیں آسکتی نماز ہے جسے عربی میں اَلصَّلوٰۃ کہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے شروع میں ہی ایمان بالغیب کے ساتھ جس عملِ صالح کا سب سے پہلے ذکر کیا ہے وہ الصَّلوٰۃ ہی ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (البقرہ آیات ۲ تا ۶)

اِس امر میں کوئی شک نہیں کہ یہی کامل کتاب ہے، متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور **نماز کو قائم رکھتے ہیں** اور اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔ اور جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے یا جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا اس پر ایمان لاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی (موعودہ باتوں) پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ یقیناً اُس ہدایت پر قائم ہیں جو اُن کے ربّ کی طرف سے آئی ہے۔ **اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔**

ان آیات میں ایمان بالغیب کے بعد سب سے پہلے عملِ صالح کے طور پر نماز قائم رکھنے کا ہی ذکر کیا گیا ہے یعنی نماز باجماعت کا۔ اِس تقدم کی وجہ یہ ہے کہ نماز کو روحانی ارتفاع کے لحاظ سے پہلی سیڑھی کی حیثیت حاصل ہے جب تک انسان پہلی سیڑھی پہ قدم نہ رکھے وہ زینہ پہ چڑھ نہیں سکتا۔ پہلی سیڑھی چڑھنے کے بعد ہی قدم بقدم دوسری سیڑھیوں پر چڑھا جاتا ہے یہاں تک کہ انسان آخری سیڑھی پہ پہنچ جاتا ہے۔ نماز ہی وہ پہلی سیڑھی ہے جسے چڑھنے کے بعد بالآخر انسان دوسری سیڑھیوں کو چڑھنے کی توفیق پاکر خدا تعالیٰ تک پہنچنے اور اس کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ اس کے بغیر خدا تعالیٰ تک پہنچنا اور اس کا قرب حاصل کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔

نماز کی یہ اہمیت خود اُس لفظ میں مضمر ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کے لئے استعمال کیا ہے اور وہ ہے الصلوٰۃ۔ یہ لفظ صلّی سے نکلا ہے اور اس کے معنے ہیں آگ سے جلانے یا گرمی پہنچانے کے۔ اسی لئے صَلَّى الْعَصَا عَلَى النَّارِ اَوْ بِالنَّارِ (لاٹھی کو آگ پر رکھنے یا آگ سے گرم کرنے) کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لَوَّحَهَا وَلَيَّنَهَا وَقَوَّمَهَا یعنی لکڑی کو آگ سے سینک پہنچائی، اُسے نرم کیا اور اُس کی کجی دُور کرکے اُسے سیدھا کیا۔ نماز کو صلوٰۃ اسی لئے کہا گیا ہے کہ یہ انسانی نفس کو گداز کرکے اس کی ہر کجی کو دُور کر دیتی ہے اور اسے صاف سیدھا اور کھرا بنا دیتی ہے۔ انہیں معنوں کی رو سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:-

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (العنکبوت آیت ۴۶)

یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد (جس کا سب سے اہم اور مقدم ذریعہ نماز ہے) سب کاموں سے بڑی اور افضل ہے۔

اور اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کی حقیقت اور اس کی ماہیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"نماز کیا ہے؟ ایک دعا ہے جو درد اور سوزش اور حرقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے تاکہ یہ بدخیالات اور بُرے ارادے دفع ہو جائیں اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت چلنا نصیب ہو"

یہی وجہ ہے کہ وصالِ الٰہی کی سب سے پہلی سیڑھی اور سب سے مقدم ذریعہ نماز ہی ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان کے بعد اعمالِ صالحہ میں سے سب سے پہلا اور سب سے مقدم عملِ صالح نماز ہی کو قرار دیا ہے۔ نماز کے بغیر انسان کو دوسرے اعمالِ صالحہ کی جو روحانی ترقی کے لئے ضروری ہیں توفیق نہیں مل سکتی اور وہ مقرب بارگاہِ الٰہی بن ہی نہیں سکتا۔ نماز کی اس اہمیت کے پیشِ نظر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (مسلم) یعنی بندے اور کفر کے درمیان فرق صرف نماز کا ترک کرنا ہے۔ سو اگر ایک مومن نماز چھوڑ دے تو وہ کفر کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے۔ نماز کی اِس بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایک بنیادی صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ (المؤمنون آیت ۱۰) یعنی وہ اپنی نمازوں کی پوری محافظت میں لگے رہتے ہیں اور اُس میں کسی قسم کا نقص یا خرابی پیدا نہیں ہونے دیتے۔ اور جو ایسا کرتے ہیں انہیں فلاح کی بشارت سے نوازا ہے جیسا کہ فرمایا قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ (المومنون آیت ۲) کامل مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے اور یہ کامل مومن وہ ہیں جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ طریقہ اختیار کرتے ہیں۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اِس آخری زمانہ میں يُحْيِ الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا اِسلئے ضروری تھا کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی تھی اُس کو دور کرکے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کیا جاتا چنانچہ آپ نے اپنی بعثت کے اِس مقصد کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:-

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دُور کرکے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ . . . اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہوکر توجہ یا دُعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں" (لیکچر لاہور صفحہ ۴۷)

یہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا تھا جب تک کہ وصول الی اللہ کی پہلی سیڑھی یعنی نماز کی اہمیت واضح کرکے لوگوں کو حقیقی نماز کا پابند نہ بنایا جاتا۔ چنانچہ آپ نے نماز کی اصل حقیقت کو اور اس کی ماہیت کو واضح کرکے سب سے زیادہ نماز باجماعت کے قیام پر زور دیا۔ چنانچہ اسی ضمن میں فرمایا:-

"سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت میں شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو" (کشتی نوح)

اسی پر بس نہیں آپ نے نماز باجماعت کے التزام کو اس درجہ لازمی قرار دیا کہ اسے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی لازمی اور بنیادی شرط ٹھہرایا اور جملہ بیعت کنندگان کو خبردار فرمایا کہ:-

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص انکساری سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے" (کشتی نوح)

پس احمدی ہونے کی حیثیت میں نماز باجماعت کا التزام ہمارا ایک امتیازی نشان ہے اپنے اس امتیاز کو نسلاً بعد نسلٍ برقرار رکھنے میں ہی ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا اور اس کی قبولیت

مکرم رفیق احمد صاحب جہلمی مربی سلسلہ احمدیہ

دعا اس شخص کے لئے خدا تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جو اس سے فائدہ اٹھاتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کے در پر جھکتا اور تضرع اور انکسار سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا طالب ہوتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ جس صورت میں ہم دعا کر رہے ہیں بالکل اسی صورت میں وہ قبول ہو کیونکہ ہو سکتا ہے رحمت الٰہی نے وہ دعا ہمارے حق میں مفید نہ پائی ہو۔ مومن کی شان تو یہ ہے کہ اگرچہ بظاہر ایسا دکھائی دے رہا ہو کہ اس کی دعا قبول نہیں ہوئی پھر بھی وہ خدا تعالیٰ سے ناامید اور مایوس نہ ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ایک بچہ اپنی نادانی سے آگ کے انگارے کو پکڑنا چاہتا ہے تو ماں دوڑ کر وہ انگارا اسکے ہاتھ پہ نہیں رکھ دیتی بلکہ سختی سے اس حرکت سے اس کو باز رکھتی ہے اب اگر ماں بچہ کو آگ کے انگارے سے روکتی ہے تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ماں ظالم ہے بلکہ ہر عقلمند ماں کو ہمدرد اور بچہ سے محبت کرنے والی ہی کہے گا۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کسی ایسی خواہش کو جو بندہ کے لئے مفید نہیں ہوتی قبول نہیں کرتا تو یہ خدا تعالیٰ کی کمال رحمت اور احسان کا معاملہ ہوتا ہے نہ کہ ظلم۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے کوئی شرط نہیں رکھنی چاہیئے۔ مثلاً یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ اگر یہ دعا قبول نہ ہوئی تو ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان چھوڑ دیں گے یا مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بعض لوگ دعا کے لئے خطوط بھیجتے تھے اور ساتھ ہی لکھ دیتے تھے کہ اگر ہمارے حق میں آپ کی دعا قبول نہ ہوئی تو ہم آپ کو جھوٹا سمجھیں گے اس قسم کی شرطیں آداب دعا کے خلاف ہیں کیونکہ وہ دعا سے پہلے خدا تعالیٰ پہ بدظنی کرنے لگ جاتے ہیں اور بدظنی کا شکار ہونے والا کامیاب نہیں ہو سکتا دعا کی بعض شرطیں ہیں۔ دعا کرنے والے اور کرانے والے دونوں کو ان کی پابندی کرنا پڑتی ہے۔ ان شرطوں کو مختصر الفاظ میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔

"اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے دوستانہ معاملہ کرنا چاہتا ہے دوستوں میں ایک سلسلہ تبادلہ کا رہتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اور اسکے بندہ میں بھی اسی رنگ کا ایک سلسلہ ہوتا ہے"
(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۷)

یعنی دعا میں دوستانہ معاملہ ہوتا ہے دوستانہ معاملہ کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم اپنے دوست کو کسی خواہش کے پورا کرنے کے لئے کہتے ہیں تو اس وقت وہ بھی اس بات کی امید رکھتا ہے کہ ہم بھی اس کی خواہشوں کا کچھ خیال رکھیں اسی طرح خدا تعالیٰ سے جب ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ہماری دعائیں قبول کرے اور ہماری مرادیں ہمیں دے تو ہمارے لئے بھی یہ ضروری ہوتا ہے کہ ہم بھی اس کے احکام کی پابندی کریں اور اس کے بتائے ہوئے نواہی کی اطاعت کریں۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے ہمیں آنکھیں دی ہیں تا کہ ہم دیکھ سکیں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق سے لطف اندوز ہو سکیں لیکن انہی آنکھوں کو غلط طریق سے استعمال کریں تو یہ طریق خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہو گا اسی طرح ہمارے جسم کی دوسری قوتوں کا حال ہے۔ اپنی طاقتوں کو ایسے طریق سے استعمال کرنا چاہیئے تا وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث نہ ہوں بلکہ ہم اس کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جائیں۔

یہاں ساتھ ہی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ ہماری دعائیں قبول کرتا ہے تو ہم قسم قسم کی تکالیف میں کیوں مبتلا ہوتے ہیں اس کے جواب میں قرآن کریم میں ہے کہ

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ؕ
(البقرہ آیت ۱۵۶)

اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک (سے) اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی (کے ذریعہ) سے ضرور آزمائیں گے)

یہ وہ مصائب ہیں جو اللہ تعالیٰ خود انسان پہ نازل کرتا ہے تا وہ ان کے نتیجہ میں اس کی نعمتوں رحمتوں اور فضلوں کا وارث ہو کبھی تو انسان کو ہر وقت یہ خوف لاحق رہتا ہے کہ شاید اب معاملہ بگڑ جائے۔ کبھی فقر و فاقہ میں وہ مبتلا ہو جاتا ہے ظاہری تنگدستی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کی تجارت میں خسارہ ہو جاتا ہے یا چور سامان چرا کر لے جاتے ہیں کبھی فصل خراب ہو جاتی ہے۔ پھل ضائع ہو جاتے ہیں یا اولاد مر جاتی ہے لیکن مومن کا کام ہے کہ وہ ان ابتلاؤں میں ثابت قدم رہے خدا تعالیٰ سے اپنے تعلقات مزید مضبوط کرے اس کا دامن مضبوطی سے پکڑے رکھے کیونکہ وہ اسے یہ بشارت دیتا ہے کہ ثابت قدمی کے نتیجہ میں وہ اپنی رحمتیں کھینچیں اور افضال اس پہ نازل کرے گا اپنے خاص انعامات اس پر نازل کرے گا اپنے قرب سے اسے نوازے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو کہ خدا کا خاص بندہ اور مقرب تب ہی ہوتا ہے کہ ہر مصیبت پہ خدا ہی کو مقدم رکھے۔ غرض ایک وہ مقام ہوتا ہے جس میں خدا اپنی منواتا ہے۔ دعا کے معنے تو یہی ہیں کہ انسان خواہش ظاہر کرتا ہے کہ یوں ہو۔ پس کبھی مولیٰ کریم کی خواہش مقدم ہونی چاہیئے اور کبھی اللہ کریم اپنے بندہ کی خواہش کو پورا کرتا ہے۔"

دعا کی ہر نبی نے تعلیم دی ہے۔ دعا ایک ایسی شے ہے جو بندہ اور خدا تعالیٰ میں ایک رشتہ پیدا کر دیتی ہے یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے مشکلات کو آسان اور سہل بنایا جا سکتا ہے کثرت دعا کے نتیجہ میں روحانی کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں اور ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے لیکن دعا وہ ہونی چاہیئے جس میں قبولیت کی شرائط بھی ہوں

۱۔ اول یہ کہ تقویٰ ہو یعنی دعا کرنے والا متقی ہو۔ تقویٰ کی اہمیت سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

تقویٰ کے بغیر کوئی نیکی نیکی نہیں اور نہ ہی کوئی حسنہ حسنہ ہے اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کہ قرآن کریم ان لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔

(۲) دعا کرنے والے کے دل میں درد ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ
(سورۃ النمل آیت ۶۳)
(بھلا بتاؤ تو) کون کسی بےکس کی دعا سنتا ہے جب وہ اس (خدا) سے دعا کرتا ہے اور (اس کی) تکلیف کو دور کر دیتا ہے

(۳) یہ کہ دعا کرنے کے لئے عمدہ وقت مل جائے یعنی ایسا وقت آ جائے جب بندہ اور اس کے رب کے درمیان کچھ بھی حائل نہ ہو۔

(۴) دعا کی پوری مدت حاصل ہو۔ کیونکہ محبت اور اخلاص والے کو جلدی نہیں چاہیئے بلکہ صبر کے ساتھ انتظار کرنا چاہیئے

دعا کرنے کا طریق کیا ہے اور اس کے لئے کون سے الفاظ استعمال کرنے چاہئیں اور کونسی باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دعا کے لئے رقت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ ان کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے اتباع سنت ضروری ہے مگر تلاش رقت بھی اتباع سنت ہے۔ اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو دعا کرو تا کہ دعا میں جوش پیدا ہو الفاظ پرست مخذول ہوتا ہے حقیقت پرست بننا چاہیئے مسنون دعاؤں کو بھی برکت کے لئے پڑھنا چاہیئے مگر حقیقت کو پاؤ۔ ہاں جس کو زبان عربی سے موافقت اور فہم ہو وہ عربی میں پڑھے" (ملفوظات جلد سوم صفحہ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی والدین سے عاجزانہ اپیل

مکرم سیکرٹری صاحب تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۶۷ء میں اطفال کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"مسلمانوں کی بدبختی ہے کہ پہلی نسلوں نے اپنے بچوں کا خیال نہیں رکھا وہ یہ سمجھے کہ ہم قرآن کریم کو سیکھے ہوئے ہیں۔ بڑے ہوئے ہیں انہوں نے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور خیال کیا کہ جب وہ بڑے ہوں گے آپ ہی سیکھ لے گا۔ بعض ماں باپ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں لیکن جو بچہ بچپن میں نہیں سیکھتا وہ بڑے ہو کے کس طرح سیکھ جائے گا اسے کون سکھائے گا"۔

(خطاب سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۶۷ء)

ہم نہایت ادب اور احترام کے ساتھ معزز احمدی والدین سے عاجزانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دیں اور ان کی ہر حرکت و سکون کی نگرانی کریں۔ اور ہر اس بات سے روکیں جو تقویٰ کے خلاف ہو اور ہر اس بات کو اختیار کرنے کی ترغیب دیں اور تلقین کریں۔ جس سے رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہو۔

رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "ہر نگران سے اس کے ماتحتوں کے بارہ میں پوچھا جائے گا"۔ چونکہ اولاد ماں باپ کے ماتحت ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی تعلیم تربیت اور نگرانی کے بارہ میں یقیناً اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا۔ حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:-

"بچے قوم کی دولت ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس دولت کی حفاظت کریں"۔

پس ہم اللہ اور اس کے رسول کے نام پر احمدی والدین سے عاجزانہ اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ مجلس کے عہدیداروں سے تعاون فرمائیں اور اپنے بچوں کی ایسے رنگ میں تربیت کریں، دعاؤں کے ساتھ نیک نمونہ کے ساتھ وعظ و تلقین کے ساتھ، کہ قوم احمد کا ہر بچہ آسمان روحانیت کا درخشندہ ستارہ بن جائے۔ اور آئندہ جو ذمہ داریاں احمدیت کی بدولت آپ کے بچوں کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں ان کو نبھا سکے۔

آخر میں چند امور درج ہیں تاکہ والدین ان کی روشنی میں آئندہ بچوں کی تعلیم و تربیت کا مستقل پروگرام مرتب کر سکیں۔

★ کیا آپ کا بچہ قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ ۔ نماز سادہ اور باترجمہ جانتا ہے؟
★ کیا آپ کا بچہ نماز پنجوقتہ مسجد میں باجماعت ادا کرتا ہے؟
★ کیا نماز جمعہ باقاعدگی سے پڑھتا ہے؟
★ کیا قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کرتا ہے؟
★ احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء اور سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کا شوق ہے؟
★ کیا تشحیذ الاذہان کا خریدار ہے اور باقاعدہ مطالعہ کرتا ہے؟
★ کیا درثمین ۔ کلام محمود کی نظمیں کسی حد تک زبانی یاد ہیں؟
★ کیا بزرگوں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے؟
★ آوارہ گردی گالی گلوچ، فضول خرچی اور دیگر لغویات میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتا؟
★ کیا مجلس کے کاموں میں حصہ لیتا ہے اور عہدیداران کرام و منتظمین سے پورا تعاون کرتا ہے۔
★ کیا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جو ہر احمدی بچے کو روزانہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صل علی محمد وآل محمد ۳۳ بار اور استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۱۱ بار پڑھنے کی تاکید کی ہے آپ کے بچے روزانہ اس کا ورد کرتے ہیں؟
★ کیا آپ کے بچے محنتی اور سکول کا کام باقاعدہ کرتے ہیں؟
★ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے

خدام کا سائیکل سفر

سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں ایک فعال تحریک کا آغاز ہوا ہے جو نہ صرف اپنی ذات میں دلچسپی کا باعث ہے بلکہ انسانی جسم کو طاقت اور توانائی بھی بخشتی ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے سائیکل سواری کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ

"صحت کو برقرار رکھنے کیلئے سائیکل چلانا بہت مفید ہے میں چاہتا ہوں کہ جماعت میں یہ مہم چلائی جائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سائیکل چلائیں۔ یہ ورزش بہت مفید ہے میرے خیال میں پاکستان میں ایک لاکھ احمدی ایسا ہونا چاہیئے جن کے پاس سائیکل ہوں۔ اگر آہستہ آہستہ سائیکل چلایا جائے۔ تو ایک دن میں ایک سو میل سائیکل چلانا کچھ بھی مشکل نہیں ایک لاکھ احمدی اگر ایک سو میل سائیکل چلائیں تو وہ ایک دن میں ایک کروڑ میل سائیکل چلائیں گے اور ضرورت پڑنے پر ان سے بہت مفید کام لئے جا سکیں گے"۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بعض اضلاع کی مجالس کو عمومی ہدایات برائے سائیکل سفر جاری کر دی تھیں۔ ان ہدایات کی روشنی میں خدام نے اس بابرکت تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ چنانچہ ۲۲ر تبوک کو مختلف اضلاع سے خدام احمدیت کی صورت میں ربوہ آئے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

لائل پور شہر	۲۳	جھنگ شہر	۱۰
لائل پور ضلع	۳	شیخوپورہ شہر	۹
لاہور شہر	۲۳	گوجرانوالہ شہر	۱۱
لاہور ضلع	۱۱	گوجرانوالہ ضلع	۲
سیالکوٹ شہر	۵	سرگودھا شہر	۱۰
ڈسکہ	۷	گجرات شہر	۳

ان خدام نے اپنی اپنی مجلس سے روانہ ہو کر بڑی آسانی سے یہ فاصلہ طے کیا۔ حضور نے از راہ نوازش ان میں سے ہر ایک کو شرف مصافحہ بخشا اس ضمن میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مجلس صحت کے زیر اہتمام مورخہ ۳۰ر اپریل کو ۵۰ میل سائیکل ریس کا مقابلہ ہوا جس میں ۲۷ خدام نے حصہ لیا۔

(مہتمم عمومی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ارشاد کی روشنی میں کتابچہ "یاد رکھنے کی باتیں" شائع کیا ہے حضور کی خواہش ہے کہ تمام احمدی بچے اسکو منہ زبانی یاد کریں۔ کیا آپ کے بچوں نے حضور کے ارشاد پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے اسکو منہ زبانی یاد کر لیا ہے؟

★ کیا آپ کے بچوں نے اپنے پیارے امام کی خواہش کے پیش نظر سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کر لی ہیں؟

★ مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ امتحانات رسالہ ہلال قمر بدر انشاء اللہ العزیز ۱۵ ستمبر ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک منعقد ہو رہے ہیں کیا آپ کے بچہ کے پاس ان کا نصاب جو رسالہ کی شکل میں ہے موجود ہے؟ اگر نہیں تو مہتمم صاحب تعلیم اطفال کو احمدیہ تحریک جدید ربوہ سے منگوائیں اور کیا اس نے امتحانات کی تیاری شروع کر دی ہے؟

میں امید کرتا ہوں کہ ان سوالات کو پڑھنے کے بعد ہر احمدی ماں باپ اور ہر احمدی نگران کو یہ محسوس ہو گا کہ قوم احمد کے نونہالوں کی تعلیم و تربیت کیلئے کتنی دعاؤں کتنی توجہ کتنی محنت اور کوشش اور کتنی نگرانی کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب احمدی بچوں کو اسلام اور احمدیت کے رنگ میں رنگین فرمائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئے آئین سے ملک کو استحکام حاصل ہو گا

جمہوریت اور رواداری سے کام لے کر ہم پاکستان کو برصغیر کا قابل رشک ملک بنا سکتے ہیں

صدر بھٹو کا قومی اسمبلی سے خطاب

اسلام آباد ۱۱ اپریل۔ صدر بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کے عوام نے نئے آئین کے لئے جو طویل جدوجہد کی ہے وہ بار آور ہو گئی ہے وہ کل قومی اسمبلی سے خطاب کر رہے تھے صدر نے کہا ایسے ملکوں کی تعداد بہت زیادہ نہیں جنہیں آئین سازی میں اس قدر نشیب و فراز دیکھنے پڑے۔ غیر منقسم ہندوستان میں اس مسئلہ پر بہت سے بحران آئے۔ اور اسے حل کرنے میں کافی عرصہ لگا۔ صدر نے کہا گذشتہ عام انتخابات کے بعد پاکستان کی قومی اسمبلی آئین ساز ادارے کی حیثیت سے اجلاس نہیں بلا سکتی تھی۔ لیکن ہم آئین سازی کی طویل اور دشوار گذار وادی سے گذر کر اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئے ہیں۔ صدر نے کہا آئین سازی سے پہلے اور اس کے دوران بہت سے تنازعات پیدا ہوئے اور پیدا کئے گئے تلخ ترشی بھی ہوئی۔ ان مسائل کا حل پاکستان کیلئے نہایت اہم اور ضروری تھا۔ بنیادی تنازعہ صوبائی خودمختاری کا تھا۔ یہ انتہائی حساس اور متنازعہ مسئلہ تھا۔ جسے نہایت خوش اسلوبی سے حل کر لیا گیا۔ صدر نے امید ظاہر کی کہ اس اختلافی مسئلہ کے حل ہو جانے کے بعد آئین متفقہ طور پر منظور کر لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا یہی وہ مسئلہ تھا جو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا سبب بنا۔ صدر نے کہا حال ہی میں حزب اختلاف کے لیڈروں کی طرف سے کچھ مطالبات بھیجے گئے تھے۔ ان میں صوبائی خودمختاری کا مسئلہ شامل نہیں۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ حزب اختلاف صوبائی خودمختاری کے مسئلہ پر پوری طرح مطمئن ہے۔ صدر نے کہا میں نے اپوزیشن کیلئے ہمیشہ اپنے دروازے کھلے رکھے۔ ان چپقلشوں میں ممکن ہے فریقین کو ایک دوسرے کے ہاتھوں تکلیف پہنچی ہو۔ اگر میں نے غلط کہا ہے تو مجھے معاف کر دیجئے۔ صدر نے کہا کہ ان کی پارٹی نے یہ رویہ جمہوریت کی بحالی کی طویل اور لاانتہا جدوجہد کے بعد اختیار کیا۔ انہوں نے کہا اس بات کا فیصلہ عوام کریں گے۔ کہ پیپلز پارٹی نے جمہوریت کو پامال کیا ہے۔ یا جمہوری روایات کو سربلند کیا ہے۔ جہاں تک میرا اور میری پارٹی کا تعلق ہے۔ میں نے کبھی آمر بننے کی کوشش نہیں کی۔

صدر نے کہا میرا رویہ ہمیشہ سے مثبت رہا ہے۔ اور میں نے جب سے اقتدار سنبھالا ہے حزب اختلاف کے ساتھ میرا رابطہ برابر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے آئینی سمجھوتے کا بھی ذکر کیا۔ صدر نے کہا آج بھی جب میں پرانے ایوان میں پہنچا تو مجھے بتایا گیا کہ حزب اختلاف کے لیڈر مجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے اس آخری مرحلہ پر بھی ان کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا جمہوریت پسندی کا اس سے بہتر اظہار اور کیا ہو سکتا ہے۔

صدر نے کہا ہم جمہوری روایات کو برقرار رکھنے کیلئے آئین میں کچھ ردوبدل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں مراعات کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہتا۔ ہم نے حزب مخالف کی عقل و دانش سے فائدہ اٹھایا ہے۔ کیونکہ ہم صرف ایک نسل کیلئے نہیں بلکہ ہمیشہ کیلئے قائم رہنے والا آئین بنا رہے ہیں۔ صدر نے کہا کہ حزب مخالف جو الزام تراشی کرتی رہی ہے۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کا مطلب اکثریت کی حکمرانی ہے۔ اقلیت کی رائے کو اکثریت پر ٹھونسنا جمہوریت نہیں۔ صدر نے پاکستانی عوام کی اعلیٰ صفات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے عوام اتنے بہادر اور طاقت ور ہیں کہ ایک حصے کے علیحدہ ہو جانے کے باوجود ہندوستانی حکمرانوں کو پاکستان کی طاقت کھٹکتی ہے۔ ہم جنگیں بھی کر سکتے ہیں لیکن ہم ہر وقت اسلحہ بند نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے کہا کہ اب حقیقی معنوں میں وہ وقت آ گیا ہے۔ کہ ہمیں اپنا وقت اور اپنی تمام تر توجہ پاکستان کی تعمیر نو پر مرتکز کر دینی چاہئے۔ اور اپنا وقت اور اپنی توانائیاں ضائع نہیں کرنی چاہئیں۔

۲۵ برس بعد اب ہم یہ کہنے کے قابل ہو گئے ہیں کہ ہم نے آئین بنا لیا ہے۔ اور اب کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ آئین عوام کی رائے کا آئینہ دار نہیں۔ یا یہ کہ جمہوری اور وفاقی آئین نہیں۔ نہ کوئی یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ صوبوں کے اختیارات کا مسئلہ طے نہیں ہوا۔ یا یہ کہ آئین جمہوری نہیں۔

صدر نے کہا کہ نئے آئین میں عدلیہ کی آزادی اور شہریوں کے بنیادی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔ اور اس میں ضرورت کے مطابق ترمیموں کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے۔ اسلئے حزب مخالف کو اس کی پرزور تائید کرنی چاہئیے۔ تاکہ عوام کو آئین مل سکے اور اپنی جداگانہ حیثیت کو مستحکم کرنے کیلئے ہمارا مزید وقت ضائع نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ غربت کا خاتمہ ہے۔ اتنے طویل عرصہ تک مصائب و مشکلات برداشت کرنے کے بعد پاکستان کے عوام کو یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ ملک میں ایک ایسا نظام رائج کریں جس کے تحت انہیں سرمایہ داروں کی استحصالی گرفت سے ہمیشہ کیلئے نجات مل جائے۔ صدر نے کہا ملک چاروں طرف سے گھرا ہوا ہے۔ اور عوام کو متعدد مسائل درپیش ہیں۔ لیکن میں ان مشکلات کو ہنگامی حالت جاری رکھنے کا جواز نہیں بنانا چاہتا۔ جب بھی حالات سازگار ہو جائیں گے ہنگامی حالت ختم کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہنگامی حالت کے خاتمہ کیلئے ہندوستان کے ساتھ تعلقات کا معمول پر آنا ضروری ہے۔ ہمیں ناگزیر حقائق کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اور اس کے لئے ہمیں تمام پڑوسیوں کے تعاون کی ضرورت ہوگی۔ صدر نے کہا موجودہ حالات میں حتمی طور پر اس بات کی ضمانت نہیں دے سکتا کہ ہنگامی حالت کب ختم ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ جنگی قیدیوں کو واپس آ جانے دیجئے۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد ہنگامی حالت کے خاتمہ کے مسئلہ پر غور کیا جا سکتا ہے۔

ضروری تصحیح

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۹ ماہ فتح ۱۳۵۱ ہش کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۷۸ نکاحوں کا اعلان فرمایا تھا اس موقع پر حضور نے جو خطبہ نکاح ارشاد فرمایا وہ ۱۲ ماہ شہادت کے الفضل میں شائع ہوا ہے نکاحوں کی فہرست میں سے آخری پانچ نکاح شائع ہونے سے رہ گئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

۷۳۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری عنایت اللہ صاحب چک ۳۲/۷ آر ایس بی ضلع سرگودھا کا نکاح پانچ ہزار روپے حق مہر پر محترم حبیب احمد صاحب باجوہ ابن مکرم شریف احمد صاحب باجوہ چک ۸۸/ج ب ضلع لائلپور کے ساتھ

۷۴۔ محترمہ فضیلت خانم صاحبہ بنت چوہدری محمد ابراہیم صاحب خانانوالی میانوالی ضلع سیالکوٹ کا نکاح دس ہزار روپے حق مہر پر محترم مسعود احمد صاحب چہار ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب لوپوکے چہاراں ضلع سیالکوٹ کے ساتھ۔

۷۵۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت برکت اللہ صاحب کا نکاح تین ہزار روپے حق مہر پر محترم اصغر علی صاحب ابن مکرم افضل علی صاحب کے ساتھ۔

۷۶۔ محترمہ امۃ الرشید اسلم صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اسلم دارالیمن ربوہ کا نکاح پانچ ہزار روپے حق مہر پر سلیمان احمد صاحب شاہد ابن مکرم عرفان احمد صاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ۔

۷۷۔ محترمہ سعیدہ امۃ الباری صاحبہ بنت مکرم عبدالستار صاحب ککی نو ضلع جھنگ کا نکاح تین ہزار روپے حق مہر پر محترم عبدالعزیز صاحب طاہر (مربی سلسلہ احمدیہ) رائے پور ضلع سیالکوٹ کے ساتھ۔

شفائے اپھارہ

جانوروں کا مہلک اپھارہ جادو کی طرح غائب کرنے والی مجرب دوا

فی پیکٹ ۷۵ پیسے فی درجن ۶ روپے

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر گوشت پوست چڑھانے والی نایاب دوا

پیور الفلفا ٹانک /۳ روپے

ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

شاہ

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور مجرب روزگار سرمہ

آنکھوں کی ہٹیلی امراض!

خارش۔ پانی بہنا۔ موتیا بند۔ ککرے وغیرہ کیلئے

لاجواب تحفہ

قیمت فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

دانت اور مسوڑھے

خراب ہوں تو خون پیپ اور جراثیم خوراک کے ساتھ معدہ اور انتڑیوں میں جا کر کئی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ اینٹی کیریز۔ شوگر کیور دانتوں کا بہترین علاج ہیں۔ تفصیل رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ بائیو کیمک کلینک ربوہ فون ۶۰۷

جسم کو مضبوط بنائیے زندگی کا لطف اٹھائیے

امرت بوٹی

جسم خواہ کسی وجہ سے کمزور اور ناتواں ہو چکا ہو امرت بوٹی کے استعمال سے مفید اثرات پیدا ہو جاتے ہیں

قیمت ۴۰ گولی ۲ روپے

اسٹاکسٹ: ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبل پور

* افضل برادرز گولبازار ربوہ

[illegible]

شاہ نور فارمیسی [illegible] ربوہ

زرد جام عشق

مقوی اعصاب [illegible]

المنار دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس ارشاد کا اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۱۴ شہادت (اپریل) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں تین مضامین

۱- اسلامی جنگوں کے اسباب

۲- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کی امتیازی شان

۳- والضحیٰ۔ تشریح

پر علی الترتیب مکرم مولوی منصور احمد صاحب عمر شاہد۔ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے اور مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد اپنے مقالے پیش فرمائیں گے۔

احباب سے درخواست ہے کہ اجلاس میں بکثرت شامل ہو کر مستفید ہوں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ انشاء اللہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشادات سننے کا بھی سامعین کو موقع ملے گا۔

بیرونی جماعتیں بھی اس اجلاس کا حسب سابق اہتمام فرما دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

حافظ کلاسز کے متعلق امراء ضلع توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۷۲ء کی مجلس شوریٰ پر یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ مختلف اضلاع میں حفاظ کی کلاسز کھولی جائیں۔

بعض امراء نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے علاقہ میں ایسی کلاسیں کھولی ہیں لیکن ابھی مزید کلاسز کھولنے کی گنجائش ہے اس لئے تمام امراء صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ کریں اور اپنی مساعی سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں رپورٹ بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

تقریب شادی

۲۸ مارچ ۷۳ء کو مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب ظہیر چیف لیبر آفیسر پاک ٹیکسٹائل مل کوہاٹ کے صاحبزادے چوہدری محمد اسحٰق صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح گزشتہ جلسہ سالانہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ لقاء السلام بشریٰ صاحبہ بنت مکرم چوہدری ناصرالدین صاحب واقف زندگی آڈیٹر تحریک جدید سے پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں اور اگلے روز ۲۹ مارچ کو دعوت ولیمہ میں دیگر بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کے علاوہ متعدد افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خواتین مبارکہ نے شرکت فرمائی۔ اجتماعی دعا محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب کی وفات

میرے والد بزرگوار مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ جیل ابن مرزا حاکم بیگ صاحب مرحوم موجد تریاق چشم مورخہ ۲۳/۳/۷۳ کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کا نماز جنازہ ازراہ کرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(مرزا محمد لطیف بیگ منصفت بلڈنگ۔ چنیوٹ ضلع جھنگ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ بنگلہ دیش نے پاکستانی جنگی قیدیوں کی مشروط رہائی کی آمادگی ظاہر کردی ہے۔ بنگلہ دیش کچھ کے سوا باقی تمام جنگی قیدی اس شرط پر رہا کردے گا کہ پاکستان میں مقیم تمام بنگالیوں کو واپس بھیج دیا جائے۔ اس سلسلے میں عنقریب بھارت کا ایک نمائندہ ڈھاکہ جائے گا۔ اور خیال ہے کہ اس کے بعد وہ پاکستان کا بھی دورہ کرے گا۔ بھارتی حکومت اس سلسلے میں تمام تفصیلات طے کر رہی ہے۔

بھارت کے ممتاز اخبار ٹائمز آف انڈیا نے سرکاری حلقوں کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ بنگلہ دیش مشروط طور پر پاکستان کے جنگی قیدی رہا کرنے پر رضامند ہوگیا ہے تاہم چند قیدیوں کو روک لیا جائے گا۔ اخبار کے مطابق اس سلسلے میں بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ ڈاکٹر کمال حسین کے دورہ ہند کے موقع پر تفصیلات طے کی جائیں گی۔ ڈاکٹر کمال اس ہفتہ کے آخر میں نئی دہلی آرہے ہیں۔

راولپنڈی ۱۲ اپریل۔ قومی اسمبلی کے سپیکر چوہدری فضل الٰہی صاحب نے کہا ہے کہ صدر کی توثیق کے فوراً بعد آئین کے نفاذ کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ سپیکر نے ایک ریڈیو انٹرویو میں کہا کہ آئین اگرچہ ۱۴ اگست کو نافذ ہونے والا ہے لیکن صدر چاہیں تو آئین کو اس تاریخ سے پہلے بھی نافذ کرسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ صدر کی توثیق کے بعد آئین کے نفاذ سے پہلے سینیٹ کے ارکان، صدر اور وزیراعظم کا انتخاب کیا جائے گا۔ لیکن آئین کے نفاذ سے پہلے صدر اور وزیراعظم اپنے عہدے نہیں سنبھالیں گے۔ سینیٹ کے ممبر منتخب کرنے کے لئے قانون بنایا جائے گا۔

لاہور ۱۲ اپریل۔ پورے صوبے میں دفعہ ۱۴۴ ختم کردی گئی ہے۔ گورنر پنجاب غلام مصطفیٰ کھر کے خصوصی معاون شیخ جاوید کے بیان کے مطابق گورنر نے پورے پنجاب کی دفعہ ۱۴۴ کے تحت جلسے جلوسوں پر پابندی ختم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ دفعہ ۱۴۴ گزشتہ ماہ گورنر ہی کی ہدایت پر نافذ کی گئی تھی۔

کوئٹہ ۱۲ اپریل۔ گورنر بگٹی ۱۵ اپریل کو صدر بھٹو کے کوئٹہ پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد بلوچستان کی مخلوط کابینہ کا اعلان کریں گے۔

لاہور ۱۲ اپریل۔ گورنر پنجاب کے فیصلے کے مطابق لائل پور میں دوسرا میڈیکل کالج قائم ہوگا۔ صوبائی کابینہ کے اجلاس میں یہ تجویز وزیر صحت نے پیش کی جسے گورنر نے منظور کر لیا۔ نئے کالج میں ایم بی بی ایس کے سال اول کی کلاس اول میں سو طلبہ کو داخلہ ملے گا۔

لاہور ۱۲ اپریل۔ ثانوی تعلیمی بورڈ کے کنٹرولر امتحانات نے میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء سے کہا ہے کہ ان کے جو پرچے ۱۲، ۱۳ اور ۱۴ اپریل کو ہونے والے تھے اب ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ اپریل کو ہوں گے۔ باقی پرچوں کی تاریخیں وہی رہیں گی۔

لاہور ۱۲ اپریل۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور ججوں نے ایک مجلس میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے کہ اس کے فضل و کرم سے ملک کو مستقل آئین مل گیا ہے۔

تہران ۱۲ اپریل۔ تہران میں تیل صاف کرنے کا دوسرا بڑا کارخانہ جس پر سوا چودہ کروڑ ڈالر خرچ ہوں گے بننا شروع ہوگیا ہے۔

درخواست ہائے دعا

خاکسار عرصے سے بیمار ہے مسجد بالکل نزدیک ہونے کے باوجود نماز باجماعت ادا کرنے سے بھی محروم ہوں۔ تمام بھائی اور بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق اس عاجز کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ (محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

۲- برخوردار شیخ عبدالوہاب صاحب اسسٹنٹ انکم ٹیکس کمشنر لاہور عرصہ زائد از ایک ماہ سے نزلہ، ضیق النفس، سانس رکنے وغیرہ امراض سے شدید بیمار ہیں۔ احباب کرام سے شفائے عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (شیخ عبدالرحمٰن کپورتھلوی) صالحہ منزل ½ محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ

۳- خاکسار کے ماموں زاد بھائی زاہد منظور صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نصیر احمد ملک۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴